اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
مودودی
عقیدے
مصنف
شیخ المحدثین، سند المحققین، صدر المدرسین، استاذ العلماء
تاج العرفاء، محدث اعظم حضرت مولینا علامہ الحاج ابو الفضل
محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ
ناشر مکتبہ قادریہ فیصل آباد

مودودی
عقیدے
مصنف
شیخ المحدثین، سند المحققین، صدر المدرسین، استاذ العلماء
تاج العرفاء، محدث اعظم حضرت مولینا علامہ الحاج ابوالفضل
محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ
ناشر مکتبہ قادریہ فیصل آباد

نام کتاب ____ مودودی عقیدے

مصنف ____ محدث اعظم مولینا محمد سردار احمد قادریؒ

ترتیب وتدوین ____ قمر القادری

صفحات ____ 36

تعداد ____ 1100

کمپوزنگ ____ ایم شاہد مغل (الحمد آرٹ) فون:632122

ناشر ____ مکتبہ قادریہ فیصل آباد

قیمت ____ 20روپے

واحد تقسیم کار

مکتبہ قادریہ فیصل آباد

افتتاحیہ

حضرت محدث اعظم مولینا محمد سردار احمد قادریؒ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کی ذات ستودہ صفات بیک وقت علامہ، مولینا، مفتی، مفکر، سکالر، مناظر، مفسر، محدث، صوفی باصفا، عالم باعمل، منبع فیوض وبرکات روحانیت کا شاہکار تھی، دین اسلام کی خدمت کے لئے تمام عمر ہمہ تن مصروف رہے، احادیث پر مکمل عبور حاصل تھا۔ انہوں نے اپنی محنت شاقہ سے پاکستان کی سرزمین بالعموم اور فیصل آباد کی سرزمین پر بالخصوص یارسول اللہ کے نغمات کی گونج پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے، جس کا زمانہ گواہ ہے، ان کی زندگی کا حاصل اشاعت دین، مسلک اہلسنت وجماعت اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولینا الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کے عشق ومستی بھرے فکری پیغام عشق رسول کو فروغ عقائد ونظریات اور افعال اہل سنت کی ترویج وترقی اہل سنت بیداری تھا۔ زیر نظر رسالہ مودودی عقیدے حضرت سیدی وسندی حضور قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان کے ایک اشتہار پر مبنی ہے۔ جو کہ ممتاز علماء کرام نے ان کی خدمت میں استفتاء کی صورت میں پیش کیا تھا۔ فاضل مصنف نے پورے ذوق وشوق لگن ومحنت اور ذمہ داری سے یہ بات اجاگر کی ہے کہ مودودی تحریک دراصل پاکستان میں وہابیت کے فروغ کی ایک سازشی کڑی ہے۔ بظاہر صالحیت کا لبادہ اوڑھ کر عامۃ الناس کو اسمٰعیل دہلوی کی چماری توحید کی طرف راغب کیا جارہا ہے۔

آج انہی بزرگوں کی شب وروز سعی جمیلہ کی بدولت مودودی تحریک پوری دنیا

میں بے نقاب ہو چکی ہے۔ نقاب کی آڑ میں پھیلائے جانے والے زہر کا رنگ مسلمانوں کا بچہ بچہ جان چکا ہے۔ یہ محدث الاعظم کا احسان عظیم ہے۔ کہ انہوں نے مودودی کے عقائد و نظریات کو عرصہ قبل بے نقاب کیا۔ مکتبہ قادریہ فیصل آباد اپنے اشاعتی سلسلہ کا آغاز اپنے روحانی پیشوا حضرت قبلہ محدث اعظم کے اس رسالہ سے کر رہا ہے۔ یہ رسالہ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ عرصہ قبل ایک اشتہار کی صورت میں چھپایا ہوا تھا، اب اس کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر لوگوں اور علماء کرام کی سہولت کے لئے کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے، تا کہ مزید لوگوں کو حق سچ کی رہنمائی کے لئے یہ علمی مواد میسر ہو سکے، اور جو لوگ مودودی تحریک کو اسلام کی تحریک سمجھ کر ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اس کے اصل عزائم و حقائق کو جان کر اسے شجر ممنوعہ تصور کر لیں، دعا ہے، مولیٰ کریم اپنے محبوب سید المرسلین شفیع معظم نور مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور اولیائے کاملین کی صالحیت کے کرم و نظر سے اس کتابچہ کو عامۃ الناس کیلئے راہ ہدایت کے سلسلہ میں مشعل راہ کا کام دے، اور ناشرین کے کاروبار میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

نیاز مند

قمر القادری

27 ستمبر 2001ء

محدث اعظم مولانا محمد سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت فیض درجت نائب اعلیٰحضرت پیر طریقت امیر شریعت آقائے نعمت محدث اعظم پاکستان مولانا الحاج محمد سردار احمد قادری 1906ء میں پیر کے روز اس دنیائے فانی میں جلوہ آرا ہوئے۔ آپ کی ولادت باسعادت قصبہ دیال گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور میں چوہدری میراں بخش صاحب کے ہاں ہوئی۔ جو اپنے علاقے کے ممتاز اور دیندار زمیندار تھے۔ والدین نے آپ کا اسم گرامی سردار محمد تجویز فرمایا، لیکن بریلوی شریف میں دوران حصول تعلیم تمام بزرگ و احباب آپ کو سردار احمد کے نام سے یاد کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ اپنا اسم گرامی محمد سردار احمد تحریر فرمایا کرتے تھے، تا کہ والدین اور احباب دونوں کا مجوزہ اسم گرامی قائم رہے۔ حضرت محدث اعظم پاکستان کی والدہ محترمہ آپ کی کم سنی میں قدم بوسی فرماتی تھیں۔ اور فرماتیں یہ میرا بچہ آئندہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا۔ آپ کے نانا مرحوم کے بھائی کے صاحبزادے چوہدری ناظر حسین نے آپ کے بڑے بھائی سے ایک مرتبہ فرمایا حیات محمد تم کو مبارک ہو تمہارے عزیز بھائی سردار احمد کی پیشانی میں نیک بختی کا چمکتا ہوا ستارہ دیکھ رہا ہوں۔

سراج المشائخ حضرت مولانا شاہ سراج الحق قادری نے ایک دفعہ

اجتماع میں فرمایا یہ صاحبزادہ سردار محمد خدا نے چاہا تو ان کی شان عظیم و رفیع ہوگی، ان کا خوان جود وسخا بڑا وسیع ہوگا، اور ان کے خوان کرم سے ہزاروں بندگان خدا سیراب ہوں گے۔

محدث اعظم پاکستان الحاج سردار احمد قادری نے پرائمری کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں دیال گڑھ میں حاصل کی پھر اٹھارہ برس کی عمر میں اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ سے میٹرک پاس کیا، اور پھر لاہور میں آ کر ایف اے کی تیاری شروع کر دی، قبلہ شیخ الحدیث بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ دوران تعلیم کبھی نماز سے غفلت نہ فرمائی۔ اور اپنے احباب اور ہم درسوں کو بھی پابند صوم وصلوٰۃ کی تلقین فرماتے رہے۔ دل ہمیشہ اللہ تعالٰی کی یاد کی طرف راغب رہتا تھا۔ اس لئے حضرت حجۃ الاسلام کی نگاہ معرفت نے آپ کو جلدی سے پہچان لیا، اور آپ نے تشنگاہ علم کی سیرابی فرمائی۔ ایف اے کی تیاری کے دوران لاہور میں دار العلوم حزب الاحناف کی طرف سے مسجد وزیر خاں میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام خلیفہ اعلٰحضرت فخر المحدثین حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ منعقد ہوا۔ آپ اس عظیم الشان جلسہ کو جس میں ہندو پاک کے کثیر التعداد علماء و مشائخ شریک تھے۔ سننے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی جلسہ عام سے مخاطب تھے۔ اسی دوران بریلی شریف سے تار آیا جس میں حضرت حجۃ الاسلام کی تشریف آوری کا مژدہ جانفزا حضرت صدر الافاضل نے ان الفاظ میں سنایا۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مرجع الخواص والعوام حضرت فیض درجت مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب قادری نوری رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف فلاں گاڑی سے جلوہ آرائی فرما رہے ہیں۔

حضرت محدث اعظم پاکستان نے مولانا صدر الافاضل سے حجۃ الاسلام کا زبردست تعارف سن کر زیارت حجۃ الاسلام کا شرف حاصل کرنے کا ارادہ فرمایا، الغرض حضرت حجۃ الاسلام تشریف لائے، اختتام جلسہ پر سلام وقیام کے بعد حضرات سامعین نے قطاریں بنائی، اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ تو محدث اعظم پاکستان نے بھی دست بوسی اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا، اور حضرت حجۃ الاسلام کے پیچھے پیچھے ہو لئے دل کی دنیا بدل چکی تھی، حصول علم دین کا شوق امڈ آیا، گزشتہ زندگی پر افسوس فرمایا، حضرت مخدوم شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حضرت حجۃ الاسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں بریلی شریف جا کر دینی تعلیم حاصل فرمانے کے لئے التجا فرمائی، حضرت حجۃ الاسلام کی نظر ولایت نے آپ کو پہچان لیا۔ نہایت محبت وشفقت سے پیش آئے، اور اپنے ساتھ بریلی شریف لے گئے، اور اپنے زیر سایہ تربیت فرمائی۔

حضرت محدث اعظم پاکستان نے ابتدائی کتب مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفٰے رضا خان بریلویؒ سے پڑھیں اور قدوری تک کتابیں حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان بریلویؒ نے خود پڑھائیں، پھر قبلہ حضرت

محدث اعظم پاکستان جامعہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں صدر الشریعت
مولانا حکیم محمد امجد علی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تحصیل علم میں مشغول
رہے، وہاں تعلیم کا معقول انتظام تھا۔ قبلہ محدث اعظم پاکستان چھٹی کے بعد
حضرت صدر الشریعت کے مکان پر حاضر ہو جاتے اور علمی پیاس بجھاتے،
نماز عصر کے بعد دولت باغ بارہ دری اور ساگر کے سامنے حضرت
صدر الشریعت سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو محدث اعظم پاکستان ہاتھ
میں کوئی علمی کتاب لئے ساتھ ہوتے، اور سیر کے ساتھ درس و تدریس بھی ہو
جاتی، قبلہ محدث اعظم پاکستان نہایت ذہین تھے۔ اور کتب بینی میں مشغول
رہتے تھے۔ ایک دفعہ گرنے کی وجہ سے آپ کے سر مبارک میں سخت چوٹ
آئی، ڈاکٹروں نے مطالعہ کتب سے منع فرمایا۔ لیکن آپ اپنی لگن میں مگن
رہے۔ اور بدستور مطالعہ فرماتے رہے۔ محفل تقریر و مناظرہ میں اپنے
ساتھیوں کے ساتھ خوب نوک جھونک فرماتے رہے۔ ایک دفعہ آپ نے
اپنے مدمقابل کے اعتراضات کا زبردست عقلی و نقلی دلائل سے جواب دیا۔ تو
حضرت صدر الافاضل نہایت مسرور ہوئے، اور آپ کو سینے سے لگا کر پیشانی
مبارک کو بوسہ دیا۔ اور دعا سے نوازا۔ پندرہ سال کی تدریس کے بعد علماء و
اکابرین نے آپ کا امتحان لیا تو آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ امتحان میں
سرفہرست تھے۔ اور زبردست کامیابی حاصل کی۔ ممتحنین میں بحر العلوم مولانا
فضل حق رام پوری، حضرت صدر الشریعت حضرت صدر الافاضل سید نعیم
الدین مرادآبادی حضرت مولانا معین الدین اجمیری، اور حضرت مولانا محمد

سلیمان اشرف بھی شریک تھے۔

حضرت صدر الشریعت نے آپ کو بریلی شریف جیسے مرکزی دار العلوم
کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام شاہ حامد
رضا خاں بریلویؒ کے زیر سایہ دار العلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام میں پانچ
برس تک، دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام زیر اہتمام مفتی اعظم ہند شاہ
مصطفےٰ رضا خاں بریلویؒ میں گیارہ برس تک زبردست دینی و تعلیمی خدمات
سرانجام فرماتے رہے۔ دار العلوم منظر اسلام میں آپ امور عامہ۔ قاضی،
صدرا، شرح عقائد، خیالی، حمد اللہ، میبذی، ملاحسن، ملا جلال، جامی، ہدایہ
اخیرین، اور مشکوٰۃ شریف پڑھاتے تھے۔ دار العلوم مظہر اسلام میں آپ
صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کے بلند پایہ منصب پر فائز تھے۔ آپ کو اعلیٰ
حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ کے ہر فرد سے گہری عقیدت و محبت تھی،
اکثر لوگ آپ کو خاندان رضویت کا فرد سمجھتے تھے۔ خاندانی رضویت کے
افراد کے دلوں میں بھی آپ کے لیے بڑی محبت تھی، ہندو مسلم فسادات میں
ایک مرتبہ مشہور ہو گیا، کہ آپ شہید ہو گئے ہیں، اس خبر سے خاندان رضویت
کا ہر فرد پریشان و مغموم ہو گیا۔ دنیائے سنیت پر اداسی چھا گئی، اور جگہ جگہ
ایصال ثواب کی محفلیں ہوئیں۔ یہ خبر مرادآباد میں صدر الافاضل مولانا سید
نعیم الدین مرادآبادی کو پہنچی تو آپ کو بے حد صدمہ ہوا۔ اور فرمایا کہ میرا دل
نہیں مانتا کہ مولانا سردار احمد صاحب شہید ہو گئے ہوں، جب اس کی خبر
تردید پہنچی تو بہت خوش ہوئے، کچھ عرصہ بعد بٹالہ تشریف لے جاتے ہوئے

بریلی کے اسٹیشن پر پہنچے تو اگلی گاڑی میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔ فوراً تانگہ لیا۔ اور مسجد بی بی پہنچے، حضرت محدث اعظم اس وقت مطالعہ فرما رہے تھے۔ حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے بے اختیار آگے بڑھ کر آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا، الحمد للہ۔ اب دل کو سکون ملا ہے۔ اور واپس تشریف لے گئے۔ حضرت صدر الشریعت نے یہ خبر گھوسی میں سنی تو بہت غمگین ہوئے اور آپ کے آنسو نہ تھمتے تھے۔ اس خبر کی تردید پہنچی تو بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا میں عزیزم مولانا سردار احمد کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ کو خط لکھ کر بلایا، اور خود اسٹیشن پر استقبال کے لئے تشریف لے گئے، بے حد خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور رات کو شان و شوکت کے ساتھ محفل میلاد منعقد ہوئی۔ شہزادہ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خاں کا وصال مبارک 17 جمادی الاول 1362ھ کو ہوا، وصال سے پہلے شہزادہ اعلیٰ حضرت نے وصیت فرمائی کہ میری نماز جنازہ عزیزم مولانا سردار احمد قادری صاحب پڑھائیں، اور رضوی خاندان کا کوئی فرد اعتراض نہ کرے، چنانچہ ملک بھر کے علماء مشائخ کی موجودگی میں نماز جنازہ آپ نے پڑھائی، اس سے آپ کی خاندان رضویت سے محبت کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ کس طرح خاندان رضویت کا ہر فرد آپ سے پیار و محبت سے پیش آتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت حجۃ الاسلام نے جوش مسرت میں فرمایا تھا۔ سردار احمد سر بدار احمد یعنی حضرت محدث اعظم پاکستان احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر تو قبلہ شیخ الحدیث نے فرمایا تھا۔ کہ اب انشاء اللہ مدینہ منورہ

میں حاضری ہوگی، چنانچہ 1945ء میں آپ شہزادہ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند شاہ مصطفےٰ رضا خان بریلوی کے ساتھ زیارت مدینہ منورہ اور فریضہ حج کی ادائیگی سے مشرف ہوئے اور اپنے محبوب آقائے نامدار کے روضہ اقدس کی زیارت فرما کر دل کی لگن کو تسکین پہنچائی، اور مدت کی آرزو پوری ہوئی۔

رمضان المبارک 1947ء کے وقت دار العلوم مظہر اسلام میں تعطیلات تھیں اور حضرت قبلہ اپنے آبائی قصبے دیال گڑھ میں رونق افروز ہوئے، اور مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ بٹالہ کے مہاجر کیمپ میں تشریف لے آئے، آمد کے وقت تمام راستے بند تھے۔ اور آپ سوچ رہے تھے کہ کس طرح لاہور پہنچا جائے۔ ایک عقیدت مند کا بیٹا جو ملٹری میں تھا، اپنے والدین کو لینے آیا، لیکن انہوں نے نصیحت کی کہ پہلے محدث اعظم کو لاہور پہنچائے، چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپکا سامان ٹرک پر لاد کر آپ کو لاہور پہنچا دیا۔ لاہور سے وزیر آباد تشریف لائے۔ وزیر آباد سارو کی میں آئے اور وہاں کے لوگوں اور عقیدت مندوں کے کہنے پر جمعہ پڑھانا شروع کیا۔ لوگ دور دراز سے آپ کا واعظ سننے آتے، اور حلقہ ارادت میں شامل ہو جاتے، آپ سارو کی میں تشریف فرما تھے کہ ملک کے طول و عرض سے علماء و مشائخ و سجادہ نشین حضرات نے اپنے ہاں ٹھہرانے کا شدید تقاضہ کیا۔ لیکن آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ میں استاذی الکرم علامہ حکیم امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت اور مفتی اعظم ہند زیارت حرمین شریفین کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ

تشریف لے جارہے تھے۔ کہ حجاز مقدس میں حضرت محدث اعظم پاکستان کا خط موصول ہوا۔ جس پر ساروکی اور لائلپور (فیصل آباد) کا پتہ درج تھا۔ حضرت مفتی اعظم نے حجاز مقدس سے جواب ارسال فرمایا۔ تو ساروکی کے پتہ پر گول دائرہ لگا دیا۔ اور لائلپور (فیصل آباد) کا پتہ کھلا رہنے دیا، جب یہ لفافہ آپ کو ملا تو آپ پر ایک روحانی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور آپ نے فرمایا، آج حجاز مقدس سے یہ غیبی اشارہ ہوا ہے، کہ ساروکی کا دانہ پانی بند اور لائلپور (فیصل آباد) میں قیام وسرانجام خدمات مقدر ہیں، لہٰذا آپ لائل پور (فیصل آباد) میں جلوہ آراء ہوئے۔

مسلسل درس وتدریس اور وعظ وتقریر کی محنت سے حضرت محدث اعظم پاکستان کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ اور کمزوری بڑھنے لگی، لیکن تدریس وتقریر کے تسلسل میں فرق نہ آیا، اور آرام کے لئے وقت نہ ملا۔ اور صحت بے حد بگڑ گئی۔ آپ نے اپنی وفات کے ٹھیک 2 ماہ 16 دن قبل اپنے صاحب زادگان، اور مولانا عبدالقادر، مولانا معین الدین اور دیگر احباب کی موجودگی میں وصیت فرمائی، کہ میری نماز جنازہ مولوی عبدالقادر پڑھائیں، اور وہ بہار شریعت کی جتنی دعائیں ہیں یاد کرلیں، اور جنازہ کے موقع پر پڑھیں، اور آپ میں سے کوئی فرد اعتراض نہ کرے، چنانچہ جب آپ کا وصال ہوا تو مولانا عبدالقادر نے 5 لاکھ افراد کی موجودگی میں دھوبی گھاٹ اقبال پارک کے وسیع میدان میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ کا مزار اقدس مرکزی سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد میں مرجع خلائق ہے۔

مودودی کے عقائد کا مختصر نمونہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ابوالاعلیٰ مودودی کی تحریک کیسی ہے، اور اس کے کیا عقائد ہیں اور اس تحریک میں شامل ہونا کیسا ہے۔

السائل: محمد نواز وسید جلال شاہ مہتمم مدرسہ محمدیہ اہلسنت بھی فارغ التحصیل مظہر اسلام مسجد بی بی جی بہاری پور بریلی شریف۔

الجواب

مرزا قادیانی اور مشرقی خاکسار کی طرح مودودی بھی گمراہی و بددینی پھیلا رہا ہے۔ مودودی کا مسلک اس کی کتابوں سے ظاہر ہے۔ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی تحریک وہابیت کو زندہ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ مودودی نے اپنے رسالہ تجدید و احیائے دین میں وہابیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی کو مجددین کی فہرست میں بطور تتمہ شمار کیا ہے۔ اور اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان، کے عقیدے ایک ہیں۔ مودودی نہایت ہی دریدہ دہن اور گستاخ ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان رفیع میں لکھتا ہے۔ ایلچی

نمبر 1 ان پڑھ بدوی نمبر 2، لیڈر نمبر 3، عرب نمبر 4 بچے ان پڑھ صحرانشین
نمبر 5 بتاشائی نمبر 6، ملٹری لیڈر نمبر 7، مودودی اپنے رسالہ ترجمان
القرآن جلد 25 عدد 4.3.2.1 کے صفحہ 65 پر لکھتا ہے، ہر شخص خدا کا عبد
ہے، مومن بھی کافر بھی، حتیٰ کہ جس طرح ایک نبی اسی طرح ایک شیطان
رجیم بھی۔ مودودی کے عقائد کا مختصر نمونہ یہ ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 1:

خطبات صفحہ 30 مدینہ طیبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضہ
اقدس پر حاضر ہو کر حاجت طلب کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ قتل کرنے اور زناہ
کرنے سے زیادہ ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 2:

تفہیمات صفحہ 320 اجمیر شریف سلطان خواجہ غریب نواز کے مزار پاک پر
حاضر ہو کر یا بڑائچ شریف حضرت سالار مسعود غازی کی قبر منور پر حاضر ہو کر
یا بغداد شریف قطب الاقطاب پیروں کے پیر حضرت محی الدین عبدالقادر
جیلانی بغدادی کی درگاہ معلیٰ میں حاضر ہو کر یا دیگر اولیائے کاملین کے مقابر
مقدسہ پر حاضر ہو کر حاجت طلب کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ قتل اور زنا سے زیادہ
ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 3:

نبی یا ولی کی قبر پر حاضر ہو کر حاجت طلب کرنا اور بتوں سے حاجت طلب
کرنا برابر ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، گویا وصال فرمانے کے بعد ولی اور

بت برابر ہیں، معاذ اللہ۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 4:

نبی یا ولی کی مقدس قبر پر حاضر ہو کر حاجت طلب کرنا بت کی پوجا کے برابر
ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 5:

تفہیمات صفحہ 226، 227 جس طرح بت سے حاجت طلب کرنے والا
مشرک ہے اسی طرح اصولاً نبی یا ولی کی مبارک قبر پر حاضر ہو کر حاجت
طلب کرنے والا مجرم ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 6:

وصال کے بعد انبیاء مردے ہیں، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مر کر مٹی میں
ملنے والے ہیں۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 7:

شہداء اولیاء مردے ہیں، زندہ نہیں، مودودی نے اپنی رسالہ تجدید و احیائے
دین کے صفحہ 62 پر نقل کیا ہے، جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کے لئے اجمیر
یا سالار مسعود کی قبر یا ایسے ہی دوسرے مقامات یعنی انبیاء و اولیاء کے مقابر
مقدسہ و مقامات متبرکہ پر جاتے ہیں، وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں، کہ قتل اور زنا
کا گناہ اس سے کمتر ہے۔ آخر اس میں اور خود ساختہ معبودوں کی پرستش میں
فرق کیا ہے۔ جو لوگ لات و عزیٰ سے حاجتیں طلب کرتے تھے، ان کا فعل
ان لوگوں کے فعل سے آخر کس طرح مختلف تھا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم ان

کے برعکس ان لوگوں کو صاف الفاظ میں کافر کہنے سے احتراز کرتے ہیں۔ کیونکہ خاص ان لوگوں کے بارے میں شارع کی نص موجود نہیں مگر، اصولاً ہر وہ شخص جو کسی مردے کو زندہ ٹھہرا کر حاجتیں طلب کرتا ہے۔ اس کا دل گناہ میں مبتلا ہے۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ 25 پر اپنی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قول گھڑ کر لکھ دیا میں بھی ایک دن مٹی میں ملنے والا ہوں (خاک بدہن گستاخ)

مودودی کا عقیدہ نمبر 8:

انبیاء اور اولیاء اس (خدا) کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ 48

مودودی کا عقیدہ نمبر 9:

ہر مخلوق (نبی یا ولی) بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمارے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 10:

اولیاء انبیاء عاجز لوگ ہیں اور کچھ فائدہ و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور ناکارے ہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان کے صفحہ 24 پر ہے اللہ زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں (انبیاء و اولیاء) کو پکارنا، کہ وہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے (انبیاء و اولیاء) کو ثابت کیجئے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 11:

جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ 34۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 12:

ان باتوں یعنی غیب کی باتوں میں بھی سب بندے بڑے (انبیاء و اولیاء) ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان ہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ 21۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 13:

مدینہ طیبہ و بغداد شریف و اجمیر شریف و کلیر شریف و سرہند شریف اور ایسے دیگر مقامات متبرکہ کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے لئے لے جانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔ جو کسی پیر و پیغمبر ک وکرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 14:

بزرگان دین سے سوال کرنے والے اور ان کے لئے نذر و نیاز کرنے والے عرب کے مشرکوں کے شرک سے بدتر شرک میں گرفتار ہیں۔ رسالہ ترجمان القرآن جلد 25 عدد 5-6 کے صفحہ 11 پر ہے۔ جہالت و نادانی کے طغیان کا یہ حال ہے کہ جب امید بر آتی ہے، تو شکریے کے لئے نذریں کسی دیوی کسی اوتار کسی ولی اور کسی حضرت کے نام پر چڑھائی جاتی ہیں، اور بچے کو ایسے نام دیئے جاتے ہیں۔ کہ گویا خدا کے سوا کسی اور کی عنایت کا نتیجہ ہے۔

مثلاً حسین بخش، پیربخش، عبدالرسول، عبدالعزیٰ، اور عبدالشمس اور صفحہ 12 پر ہے، ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کی مذمت کی ہے، وہ عرب کے مشرکین تھے، لیکن اب جو شرک ہم توحید کے مدعیوں میں پا رہے ہیں، وہ اس سے بدتر ہے، یہ ظالم تو اولاد بھی غیروں ہی سے مانگتے ہیں۔ حمل کے زمانے میں منتیں بھی غیروں کے نام ہی کی مانتے ہیں، اور بچہ پیدا ہونے کے بعد نیاز بھی انہی کے آستانوں پر چڑھاتے ہیں۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 15 تا 28:

نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام یا کسی اور مخلوق کے لئے غیب سب روشن ماننا شرک، دستگیری کرنا (نمبر 16)، محافظت (نمبر 17)، و نگہبانی کرنا (نمبر 18)، حاجت روائی کرنا (نمبر 19)، اور فوق عادت نفع ونقصان پہنچانا (نمبر 20) ان میں سے کسی بات کو غیر خدا عزوجل کے لئے ماننا شرک، مخلوق میں سے کسی کے آگے دست بستہ (نمبر 21) ادب سے کھڑا ہونا شرک، سلامی کرنا (نمبر 22) شرک۔ آستانہ بوسی (نمبر 23) شرک۔ مخلوق کا شکر نعمت کرنا (نمبر 24) رفع مشکل (نمبر 25) اور قضائے حاجت (نمبر 26) کے لئے منت ماننا شرک، نذر و نیاز (نمبر 27) حرام بلکہ شرک۔ مشکل و مصیبت (نمبر 28) کے وقت مدد کے واسطے غیر خدا کو پکارنا شرک۔ رسالہ ترجمان القرآن جلد 24 جلد 2,1 صفحہ 27 پر ہے، صفات میں شرک یہ ہے .... مثلاً کسی کے متعلق یہ سمجھنا کہ اس پر غیب کی حقیقتیں روشن ہیں، یا وہ سب کچھ

سنتا اور دیکھتا ہے۔ اختیارات میں شرک یہ ہے .... مثلاً فوق الفطری طریقے سے نفع ونقصان پہنچانا حاجت روائی اور دستگیری کرنا محافظت و نگہبانی کرنا .... یہ سب خداوندی کے مخصوص اختیارات ہیں، جن میں سے کسی کو غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا شرک ہے۔ حقوق میں شرک یہ ہے .... مثلاً رکوع وسجود دست بستہ قیام سلامی و آستانہ بوسی شکر نعمت یا اعتراف برتری کے لئے نذر و نیاز اور قربانی اور رفع مشکلات کے لئے منت مصائب ومشکلات میں مدد کے لئے پکارا جانا .... ان حقوق میں سے جو حق بھی دوسرے کو دیا جائے گا وہ اللہ کا شریک ٹھہرے گا۔ خواہ اس کی خدائی ناموں میں سے کوئی نام دیا جائے یا نہ دیا جائے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 29:

قیامت کے دن نبی ولی شہید عالم حافظ قرآن میں سے کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 30:

جو مسلمان شفاعت کا عقیدہ رکھے اس کا ایمان لاحاصل و بے کار ہے۔ رسالہ ترجمان القرآن جلد 26 عدد 1-2 صفحہ 30، اسی طرح آخرت کو ماننے کے معنی صرف یہی نہیں کہ آدمی یہ بات مان لے کہ ہم مرنے کے بعد پھر اٹھائے جائیں گے۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے، کہ وہاں کوئی سعی سفارش کوئی فدیہ اور کسی بزرگ سے منتسب ہونا کام نہ آئے گا۔ اور نہ کوئی کسی کا کفارہ بن سکے گا۔ خدا کی عدالت میں بے لاگ انصاف ہوگا

، اور آدمی کے ایمان وعمل کے سوا کسی چیز کا لحاظ نہ کیا جائے گا۔ اس عقیدے کے بغیر آخرت کو ماننا لا حاصل ہے۔ تفہیمات کے صفحہ 223 پر ہے۔ اس عادل حقیقی کے ہاں نہ کوئی سفارش کام آئے گی، نہ رشوت چلے گی، نہ کسی کا نسب پوچھا جائے گا۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 31:

بعثت سے پہلے نبی رسول بڑے بڑے گناہ کر لیتے ہیں، بڑے بڑے گناہوں سے معصوم نہیں ہوتے، رسالہ ترجمان القرآن جلد 25 عدد 1-2-3-4 کے صفحہ 101 پر ہے، قبل نبوت نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی، جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے، نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی بہت بڑا گناہ کیا تھا کہ ایک انسان کو قتل کر دیا۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 32:

اہلسنت و جماعت اور باقی سب فرقے غلط راستے پر ہیں، اور جہالت سے پیدا ہوئے ہیں، رسالہ خطبات کے صفحہ 82 پر ہے خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں، جس کی بنا پر اہلحدیث حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں، یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 33:

اس وقت تقریباً سارے مسلمان شرک میں گرفتار ہیں، اور مخلوق کو بھی حاکم مان رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے اور مسلمان

اصول وفروع میں غیر اسلامی غیر قرآنی کافرانہ مشن چلانے میں آگے آگے ہیں۔ رسالہ ترجمان القرآن جلد 27 عدد 1-2 صفحہ 60 پر ہے قریب قریب پوری امت مسلمہ انہی دو قسم کے **اربابا من دون اللہ** کو اپنا صاحب امر و حکم بنائے ہوئے ہے۔ اب اسکو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی غیر منقسم حاکمیت کی بجائے انسانوں کی حاکمیت میں اعتقاد ہے، اب وہ اس نظام زندگی کو جو اپنے اصول وفروع میں سرتاپا غیر اسلامی بلکہ کافرانہ ہے۔ نہ صرف رنگریز کر رہی ہے بلکہ اس کی مشین چلانے میں مسابقت دکھا رہی ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 34:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایلچی ہیں۔ رسالہ خطبات کے صفحہ 30 پر ہے، خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایلچی مقرر کیا۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 35:

جو نماز نہ پڑھے وہ مسلمان نہیں، جو زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں ایسے شخص کا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا ہی بے معنی ہے۔ خطبات کے صفحہ 147 پر ہے، بہت سے مسلمان سمجھتے ہیں کہ نماز نہ پڑھ کر اور زکوٰۃ نہ دے کر بھی وہ مسلمان رہتے ہیں، مگر قرآن اس کی صاف الفاظ میں تردید کرتا ہے۔ قرآن کی رو سے کلمہ طیبہ کا اقرار ہی بے معنی ہے۔ اور صفحہ 144 پر ہے اہل ایمان صرف وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں، ان دو ارکان سے جو لوگ روگردانی کریں ان کا دعویٰ ایمان ہی جھوٹا ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 36:

قدرت رکھنے کے باوجود جو حج نہ کرے وہ مسلمان نہیں، جو شخص ساحل حجاز سے یورپ وغیرہ کو جائے اور مکہ معظمہ وہاں سے چند گھنٹوں کی مسافت پر ہو اور حج کا ارادہ اس کے دل میں نہیں گزرا، وہ قطعاً مسلمان نہیں۔ خطبات کے صفحہ 25 پر ہے، جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود حج کو ٹالتے رہتے ہیں، اور ہزاروں مصروفیتوں کے بہانے کر کے سال پر سال گزرتے چلے جاتے ہیں، ان کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے .... دنیا بھر کا سفر کرتے پھرتے ہیں، کعبہ یورپ کو آتے جاتے حجاز کے ساحل سے بھی گزر جاتے ہیں، جہاں سے کہ صرف چند گھنٹوں کی مسافت پر ہے، اور پھر بھی حج کا ارادہ ان کے دلوں میں نہیں گزرتا تو وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں، جھوٹ کہتے ہیں، اگر اپنے آپ کو مسلمان اور قرآن سے جاہل جو انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 37:

حج کا فرض ادا کرنے کے لئے والدین کی اجازت بھی ضروری ہے۔ رسالہ دینیات کے صفحہ 137 پر ہے پھر حج کو دیکھو اول تو یہ فرض ہی ان لوگوں پر کیا گیا ہے، جو زاد راہ رکھتے ہوں، اس کے ساتھ والدین کی اجازت بھی ضروری قرار دی گئی ہے، تا کہ بوڑھے ماں باپ کو تمہاری غیر موجودگی میں تکلیف نہ ہو۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 38:

شیطان کی شرارتوں سے کامل طور پر انبیاء علیہم السلام بھی نہ بچ سکے، رسالہ ترجمان القرآن جلد 29 عدد ا صفحہ 57 پر ہے، شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سد باب کہ اسے کسی طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے انبیاء علیہم السلام بھی نہ کر سکے تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 39:

ہندو اسلام قبول کر کے جب تک ایک مرتبہ گائے کا گوشت نہ کھالے اسکا اسلام معتبر نہیں، رسالہ ترجمان القرآن جلد 27 عدد 1-2 کے صفحہ 90 پر ہے میرے نزدیک کسی نومسلم ہندو کا اسلام اس وقت تک معتبر نہیں جب تک وہ کم از کم ایک مرتبہ گائے کا گوشت نہ کھالے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 40:

قیامت سے پہلے کانے دجال وغیرہ سے انکار، رسالہ ترجمان القرآن جلد 27 عدد 3-4 کے صفحہ 90 پر ہے یہ کانا دجال وغیرہ افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ الغرض مودودی بڑا ہی گمراہ بددین ہے، جس نے اس کے رسالہ ترجمان القرآن کا مطالعہ کیا ہو وہ اس کی گمراہیوں سے خوب واقف ہے، اس کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے، مسلمانوں پر فرض ہے، کہ اس کے فتنہ تحریک سے علیحدہ رہیں، اور جو غلطی اور دھوکہ سے اس میں شامل ہیں فوراً اس سے علیحدہ ہو جائیں، زیادہ افسوس ان رسمی مولویوں سے ہے جو وسیع

علم کے مدعی ہو کر ایسے گمراہ بددین کی تحریک میں آنکھیں بند کر کے داخل ہو جائیں اور عوام کے لئے گمراہی کا ذریعہ بنیں اور سنیت کے پردے میں وہابیت کی تبلیغ واشاعت کریں۔ مولیٰ عزوجل ہدایت عطا فرمائے۔

واللہ وہو الموفق للسداد وہو اعلم بالصواب۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ خادم دارالعلوم مظہر اسلام محلہ بہاری پور مسجد بی بی جی بریلی شریف (یو۔پی) 16 شعبان المعظم 1366ھ۔

مودودی کے عقیدوں کے متعلق ایک اشتہار دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد سے شائع ہوا تھا، اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے، تاکہ مسلمان اس کو پڑھ کر اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں، اور مودودی کی گمراہی و بے دینی اور اس کی تحریک سے بچ سکیں۔

مودودی کے عقیدوں کا جائزہ

مودودی نے اپنی جماعت کا نام جماعت اسلامی رکھا ہے، اس نام کا عنوان نہایت بہتر ہے۔ لہٰذا سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مسلمان اس جماعت میں داخل ہوئے۔ مودودی کی جماعت میں شامل ہونے والے عموماً یہ کہتے ہیں کہ مودودی کے عقیدے بہت ٹھیک ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک مودودی کے عقیدے اہلسنت کے عقیدوں کے خلاف ہیں اور مودودی کے عقیدے اس کی کتابوں سے ظاہر ہیں مودودی کی کتابوں سے

پتہ چلتا ہے کہ مودودی گمراہ بے دین آدمی ہے۔ اس کا کوئی مذہب معین نہیں، بلکہ اس کا مذہب ایک معجون مرکب ہے، مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر باطل و فاسد عقیدوں کی اشاعت کر رہا ہے۔ اب ذرا غور سے سنیے کہ مودودی کیسی گمراہی پھیلا رہا ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 1:

اہلسنت وجماعت اور تمام فرقے غلط راستہ پر ہیں، اور جہالت سے پیدا ہوئے ہیں۔ مودودی کے رسالہ خطبات کے صفحہ 82 پر ہے، خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جس کی بنا پر حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں، یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں، دیکھئے اس عبارت میں مودودی نے اہلسنت و جماعت کو بھی غلط راستہ پر بتایا ہے۔ حالانکہ اہلسنت و جماعت کا مذہب حق ہے۔ مودودی نے اہلسنت و جماعت پر سخت ناجائز حملہ کر کے اپنی جہالت و غلطی کا ثبوت دیا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مودودی دیوبندیوں کو جہالت کی پیداوار بتا رہا ہے۔ مگر بے غیرت دیوبندی کانگرسی مولوی مودودی کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اس کا راز دیوبندی مولوی ہی سمجھتے ہوں گے۔ ہمارے نزدیک تو دیوبندی مولویوں کا یہ رویہ مذہب سے آزادی کی علامت ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 2:

قیامت کے دن نبی، ولی، شہید، عالم، حافظ قرآن میں سے کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ مودودی کی مایہ ناز کتاب تفہیمات کے صفحہ 223 پر

ہے، تمہاری زندگی کا کارنامہ اس کے سامنے بے کم وکاست پیش ہوگا۔ اس کارنامے کے لحاظ سے وہ تمہارے انجام کا فیصلہ کرے گا۔ اس مالک حقیقی کے یہاں نہ کوئی سفارش کام آئے گی، نہ رشوت چلے گی، نہ کسی کا نسب پوچھا جائے گا۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 3:

جو مسلمان شفاعت پر عقیدہ رکھے اس کا آخرت پر ایمان بیکار ہے، رسالہ ترجمان جلد 26 عدد 1-2 صفحہ 30 پر ہے۔ اسی طرح آخرت کو ماننے کے معنی صرف یہی نہیں ہیں کہ آدمی یہ بات مان لے کہ ہم مرنے کے بعد پھر اٹھائے جائیں گے بلکہ اس کے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ وہاں کوئی سی سفارش کوئی فدیہ اور کسی بزرگ سے منتسب ہونا کام نہ آئے گا۔ اور نہ کوئی کفارہ بن سکے گا۔ خدا کی عدالت میں بے لاگ انصاف ہوگا، اور آدمی کے ایمان و عمل کے سوا کسی چیز کا لحاظ نہ کیا جائے گا۔ اس عقیدے کے بغیر آخرت کا ماننا لاحاصل یعنی بیکار ہے۔ شفاعت کے انکار کا عقیدہ مودودی نے معتزلہ سے لیا ہے۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 4:

بعثت سے پہلے نبی و رسول بڑے بڑے گناہ کر لیتے ہیں، بڑے گناہوں سے معصوم نہیں ہوتے، رسالہ ترجمان القرآن جلد 25 عدد 1-2-3-4 کے صفحہ 101 پر ہے قبل نبوت کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی بہت بڑا

گناہ کیا تھا، کہ ایک انسان کو قتل کر دیا۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 5:

شیطان کی شرارتوں سے کامل طور نہ بچ سکے۔ رسالہ ترجمان القرآن جلد 29 عدد 1 پر ہے۔ شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سدباب کہ اسے کسی طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے انبیاء علیہا السلام بھی نہ کر سکے، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مودودی کو اپنی تحریک پر بھی کامل اطمینان نہیں ہے۔ مودودی کے نزدیک مودودی کی تحریک شیطان سے کامل طور پر محفوظ نہیں بلکہ مودودی کی تحریک میں شیطان کا کچھ دخل ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 6:

ہندو اسلام قبول کرے تو جب تک کم از کم ایک مرتبہ گائے کا گوشت نہ کھا لے اسکا اسلام معتبر نہیں۔ رسالہ ترجمان القرآن جلد 27 عدد 1-2 کے صفحہ 90 پر ہے، میرے نزدیک کسی نومسلم ہندو کا اسلام اس وقت تک معتبر نہیں ہے جب تک وہ کم از کم گائے کا گوشت نہ کھالے، ہر مسلمان جانتا ہے، کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں، مودودی ایک رکن کا اضافہ اپنی طرف سے کر رہا ہے۔ آج تک کسی مفتی مجتہد امام نے ایسا فتویٰ نہیں دیا، مگر مودودی کا چودھویں صدی کا یہ نیا اجتہاد ہے، جماعت اسلامی مودودی کے اس اجتہاد کی داد دے تو دے مگر ہمارے نزدیک مودودی کا یہ اجتہاد اسلامی تعلیم کے خلاف ہے گائے کا گوشت حلال جاننا ضروری ہے، نہ کہ کھانا، مودودی نے

اہلسنت کو جاہل بتایا مگر مودودی خود جاہل نکلا، دیوبندی مولویوں کا فتویٰ ہے کہ زاغ معروف یعنی عام کوا کھانا جائز ہے۔ بلکہ باعث ثواب ہے۔ اندیشہ ہے، دیوبندی کانگری مولویوں کی صحبت سے مودودی کہیں یہ نہ لکھ دے کہ کوے سے نفرت کرنے والا جب اسلام قبول کرے تو کوے کا گوشت کھائے بغیر اس کا اسلام معتبر نہیں۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 7:

قیامت سے پہلے کانا دجال آئے گا اس سے انکار، ترجمان القرآن جلد 27 عدد 3-4 صفحہ 186 پر ہے، قریب قریب ساری امت مسلمہ انہیں دو قسم کے اربابا من دون اللہ کو اپنا صاحب امر و حکم بنائے ہوئے ہے۔ نیز اسی صفحہ پر ہے اب اس کو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی غیر منقسم حاکمیت کی بجائے انسانوں کی حاکمیت میں اعتقاد ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 9:

اجمیر شریف سلطان الہند خواجہ غریب نواز یا بغداد شریف قطب الاقطاب پیروں کے پیر حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی یا دیگر اولیاء کاملین کے مقابر مقدسہ پر حاضر ہو کر بلکہ مدینہ منورہ روضہ مقدسہ پر حاضر ہو کر حاجت طلب کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ قتل اور زنا سے زیادہ ہے۔ (معاذ اللہ)

مودودی کا عقیدہ نمبر 10:

نبی یا ولی کی قبر پر حاضر ہو کر حاجت طلب کرنا اور بتوں سے حاجت طلب کرنا برابر ہے۔ اور بت کی پوجا کرنے میں اور اس حاجت طلب کرنے میں

کوئی فرق نہیں۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 11:

وصال کے بعد نبی رسول مردے ہیں زندہ نہیں (معاذ اللہ) مودودی نے اپنے رسالہ تجدید و احیائے دین کے صفحہ 62 پر لکھا ہے، جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کے لئے اجمیر یا سالار مسعود کی قبر پر یا ایسے ہی دوسرے مقامات یعنی انبیاء و اولیاء کے مقابر مقدسہ و مقامات متبرکہ پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں، کہ قتل اور زنا کا گناہ اس سے کمتر ہے، آخر اس میں اور خود ساختہ معبودوں کی پرستش میں کیا فرق ہے۔ جو لوگ لات و عزیٰ سے حاجتیں طلب کرتے تھے۔ ان کا فعل ان لوگوں کے فعل سے آخر کس قدر مختلف تھا، ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم ان کے برعکس ان لوگوں کو صاف الفاظ میں کافر کہنے سے احتراز کرتے ہیں۔ کیونکہ خاص ان کے معاملہ میں شارع کی نص موجود نہیں ہے۔ مگر اصولاً ہر وہ شخص جو کسی مردے کو زندہ ٹھہرا کر اس سے حاجتیں طلب کرتا ہے۔ اس کا دل گناہ میں مبتلا ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 12:

بزرگان دین سے سوال کرنے والے اور ان کے لئے نذر و نیاز کرنے والے عرب کے مشرکوں کے شرک سے بدتر شرک میں گرفتار ہیں۔ رسالہ ترجمان القرآن جلد 25 عدد 5-6 کے صفحہ 132 پر ہے، ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کی مذمت کی ہے، وہ عرب کے مشرکین تھے۔ لیکن اب جو شرک ہم توحید کے مدعیوں میں پا رہے ہیں وہ اس سے بدتر ہے۔

مودودی کا عقیدہ نمبر 13:

مودودی ایک وہابی کو لکھتا ہے کہ مسلمان کا دوسرا نام وہابی ہے، یعنی مودودی کے نزدیک ہر مسلمان وہابی ہے، رسالہ ترجمان القرآن جلد 27 عدد 1-2 وہابیت کے الزام سے بچنے کا اہتمام نہ کیجئے لوگوں نے درحقیقت مسلمان کے لئے دوسرا نام تجویز کیا ہے، اس لئے مودودی پکا غیر مقلد ہے، اور کسی مذہب کا پابند نہیں بلکہ اپنی رائے سے جو مسئلہ نکالے، اس کا پابند ہے ترجمان القرآن جلد 25 عدد 1-2-3 کے صفحہ 91 پر ہے، میں نہ مسلک اہلحدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں، اور نہ حنفیت یا شافعیت کا پابند ہوں، مودودی نے اپنے رسالہ تجدید و احیائے دین میں وہابیوں کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی کو مجددین کی فہرست میں شمار کیا ہے۔ اور دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کی تعریف کی ہے۔ مودودی درحقیقت مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر تحریک وہابیت کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ اور شان رسالت میں ہلکے اور بے ادبی کے کلمات استعمال کرتا ہے۔ حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اپنے رسالوں میں مختلف جگہ لکھتا ہے۔ ایلچی، ان پڑھ، بدوی، ملٹری لیڈر، صحرائے عرب کا ان پڑھ بادیہ نشین اپنے رسالہ ترجمان القرآن جلد 25 عدد 1-2-3-4 کے صفحہ 25 پر لکھتا ہے، ہر شخص خدا کا عبد ہے، مومن بھی کافر بھی حتیٰ کہ جس طرح ایک نبی اسی طرح ایک شیطان رجیم بھی۔ مودودی کے نزدیک کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات بلکہ علماء اور مشائخ سوائے چند لوگوں کے سب اسلام کی حقیقت

سے اور اس کی روح سے ناواقف اور جاہل ہیں، رسالہ تفہیمات کے صفحہ 380 پر ہے، اور یہی جہالت ہم ایک نہایت قلیل جماعت کے سوا مشرق سے لے کر مغرب تک مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں۔ خواہ وہ ان پڑھ عوام ہوں یا دستار بند یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات ان سب کے خیالات اور طور طریقے ایک دوسرے سے بدرجہا مختلف ہیں مگر اسلام کی حقیقت اور اسکی روح سے ناواقف ہوتے ہیں، یہ سب یکساں ہیں۔ دیوبندی مولویو بولو تم تو کہتے ہو کہ ہمارے کثرت سے علماء مشائخ ہیں، دیکھو تمہارا مودودی دیوبندی علماء و مشائخ کو اسلام کی حقیقت سے جاہل ناواقف بتا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مودودی کا شفاعت سے انکار اور اپنے معتزلی خارجی ہونے کا اقرار، اور جو مسلمان شفاعت کا عقیدہ رکھے مودودی کے نزدیک اس کا ایمان بیکار ہے

ملاحظہ ہو مودودی کے رسالہ ترجمان القرآن جلد 26 عدد 1-2 کے صفحہ 30 پر ہے، اسی طرح آخرت کو ماننے کے معنی صرف یہی نہیں ہیں کہ آدمی یہ بات مان لے کہ ہم مرنے کے بعد پھر اٹھائے جائیں گے، بلکہ اس

کے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ وہاں کوئی سعی وسفارش کوئی فدیہ اور کسی بزرگ سے منتسب ہونا کام نہ آئے گا۔ اس عقیدت کے بغیر آخرت کو ماننا لاحاصل ہے۔ اور مودودی کی کتاب تفہیمات کے صفحہ 223 پر ہے۔ عادل حقیقی کے ہاں نہ کوئی سفارش کام آئے گی نہ رشوت چلے گی، نہ کسی کا نسب پوچھا جائے، وہاں صرف ایمان اور نیک عمل کی پوچھ ہوگی۔ جس کے پاس یہ سامان ہوگا، وہ جنت میں جائے گا، دیکھئے مودودی کیسے واضح الفاظ میں شفاعت کا انکار کررہا ہے، جو مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ قیامت کے دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان دین شفاعت فرمائیں گے۔ اس کے ایمان کو مودودی بیکار بتارہا ہے۔ حالانکہ شفاعت کا ثبوت قرآن پاک میں ہے۔ اور حدیث کی کتابوں میں محدثین نے شفاعت کے مضمون کو بڑے اہتمام سے خاص عنوان کے ماتحت بیان کیا ہے۔

1:- حدیث شریف میں فرمایا کہ قیامت کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پھر علماء پھر شہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم شفاعت فرمائیں گے۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ 490

2:- ایک حدیث شریف میں ہے حضور پرنور شافع المنشور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری شفاعت امت میں سے گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے ثابت ہے۔

3:- ایک حدیث شریف میں حضور اقدس شفیع اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک مرد خدا (بعض نے کہا کہ یہ حضرت عثمان غنی ہیں،

بعض نے کہا حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی شفاعت سے قبیلہ بنی تمیم سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔

4:- حدیث شریف میں نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کو صف میں کھڑا کیا جائے گا تو جنتیوں میں سے ایک آدمی ان کے قریب سے گزرے گا، ایک دوزخی آدمی جنتی کو پکارے گا، اور کہے گا کہ آپ مجھ کو نہیں پہچانتے، میں وہ ہوں، جس نے آپ کو ایک مرتبہ پانی پلایا اور کوئی کہے گا میں وہ ہوں جس نے وضو کے لئے آپ کو پانی دیا تھا۔ تو جنتی اس دوزخی کی سفارش کرے گا۔ اور اس دوزخی کو جنت میں داخل کرے گا۔ ذرا غور کیجئے کہ حدیثوں سے تو یہ ثابت ہوا کہ قیامت کے دن گنہگاروں کے لئے شفاعت ہوگی۔ انبیاء علیہم السلام علمائے کرام شہدائے عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم شفاعت فرمائیں گے۔ اور بزرگان دین سے نسبت کام آئے گی۔ بزرگوں کی سفارش اور امداد سے جنت ملے گی۔ مگر مودودی ایسی حدیثوں کا انکار کررہا ہے، اور مسلمانوں کو گمراہی بددینی کی طرف لے جارہا ہے۔ خارجی معتزلی دو گروہ ہیں۔ جو گمراہ بددین ہیں۔ اور اہلسنت کے مخالف ہیں، ان گروہوں یعنی خارجیوں ومعتزلیوں نے شفاعت کا انکار کیا، ملاحظہ ہو نووی شرح صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 104 مودودی نے بھی شفاعت سے انکار کرکے اپنے خارجی معتزلی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ برادران اسلام سے مودبانہ التماس ہے کہ اپنی دولت ایمان کو محفوظ کریں، اور ایمان کے ڈاکوؤں سے بچیں۔ بعض دیوبندی وہابی ملاں اپنا اعتبار قائم کرنے کے لئے

ایک طرف تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم شفاعت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مودودی جماعت کے سرگرم ذمہ دار رکن ہیں، اور مبلغ اور کارکن ہیں دیوبندیوں وہابیوں کی یہ دورخی چال مسلمانوں کو مکروفریب کے جال میں گرفتار کرنے سے کم سے کم نہیں۔ مسلمانو! عقائد اہلسنت پر قائم رہو اور دین اسلام کی پابندی کرو اور ملت وقوم کی خدمت کرو۔

☆☆☆☆☆☆

اسلامی قانون وراثت سے مولوی مودودی کی نادانی مولوی مودودی صاحب کے ترجمان القرآن کی زبانی

مولوی مودودی صاحب نے رسالہ ترجمان القرآن جلد 22 عدد 1-2 صفحہ 18 پر لکھا ہے، مطلب یہ ہے، کہ اگر کسی شخص نے کوئی لڑکا نہ چھوڑا ہو اور اس کی اولاد میں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں تو خواہ دو لڑکیاں ہوں یا دو سے زائد بہر حال اسکے کل ترکہ کا 2/3 حصہ ان لڑکیوں میں تقسیم ہوگا، اور باقی 1/3 دوسرے وارثوں میں اس سے یہ حکم آپ سے آپ نکل آتا ہے، کہ اگر میت کا صرف ایک بیٹا ہو تو وہ 2/3 کا حقدار ہوگا، اور کئی بیٹے ہوں تو وہ 2/3 میں شریک ہونگے۔

حضرت شیخ الحدیث علامہ الحاج ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ نے فرمایا جن ورثاء کے سہام شرعاً معین ہیں وہ صرف بارہ نفر ہیں

جن میں سے چار مرد ہیں، اور آٹھ عورتیں ہیں جیسا کہ اس رسالہ (اس رسالہ سے مراد محدث اعظم کا رسالہ اسلامی قانون وراثت ہے) کے مقدمہ نمبر 1 میں بیان ہوا، ان بارہ کو اصحاب فرائض کہتے ہیں۔ عہد رسالت سے لے کر آج تک کسی نے میت کے بیٹے کو اصحاب فرائض میں شمار نہیں کیا بلکہ بیٹا عصبہ ہے جو قرآن وحدیث کے مطابق ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے مگر مودودی اپنی خوش فہمی کی وجہ سے بیٹے کو اصحاب فرائض میں شامل کر رہا ہے، اور میت کا ایک بیٹا ہو یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے لئے 2/3 مقرر کر رہا ہے، حالانکہ قرآن میں فرمایا للذکر مثل حظ الانثیین یعنی لڑکا لڑکی ہوں ایک ایک یا اس سے زیادہ تو بیٹا کو بیٹی سے دوگنا ملے گا، مثلاً ایک بیٹا بیٹی ہیں تو بیٹے کو 2/3 اور بیٹی کو 1/3 ملے گا، اگر ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں تو بیٹے کو چار سہام میں سے دو سہام ملیں گے۔ اور ہر ایک لڑکی کو ایک ایک سہم ملے گا۔ اگر میت نے ایک بیوی اور ایک بیٹے کو چھوڑا تو بیوی کو 1/8 اور بیٹے کو 7/8 ملے گا۔ اگر میت نے دو بیٹے اور ایک دادی چھوڑی تو دادی کو 1/6 اور دونوں بیٹوں کو 5/6 ملے گا۔ اور اگر میت نے ایک بیٹا اور باپ چھوڑا تو باپ کو 1/6 اور بیٹے کو 5/6 حصہ ملے گا۔ الغرض بیٹا عصبہ ہے، اگر اصحاب فرائض میں سے کوئی بھی وارث نہ ہو تو کل ترکہ بیٹے کو ملے گا، اور اگر اصحاب فرائض میں سے کوئی وارث ہو تو اس صاحب فرض کو اس کا شرعی مقرر حصہ اس کو دینے کے بعد باقی کل ترکہ بیٹے کو ملے گا۔ مگر مودودی اپنے تخیل سے قرآن وحدیث واجماع امت کے خلاف ہے اور یہ بات فقہاء کرام

مجتہدین عظام کا دامن چھوڑنے کی وجہ سے ہے، مولیٰ عزوجل ہر مسلمان کو اسلامی قانون کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے، اور دین اسلام کو ترقی عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو دین اسلام کی تبلیغ واشاعت دین متین کیخدمت کا صحیح جذبہ عطا فرمائے۔ آمین،

واللہ تعالیٰ ہوالموفق وھو تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مستند قدیمی حوالہ جات پر مبنی کتب کی اشاعت کا واحد ادارہ
تحذیر الناس
مزید المجید
تحفہ نعمانی
بلغۃ الحیران
فیصلہ مکہ
الامداد
فتنہ ثنائیہ
مودودی عقیدے
قصائد قاسمی
سیدنا امیر معاویہ
مرثیہ گنگوہی
فتاوی محدث اعظم
براہین قاطعہ
مرزا قادیانی عورت یا مرد
اشد العذاب
قانون وراثت
الشہاب الثاقب
نورانی زیور
بالاربعین
فقہ محمدیہ
امام اعظم ابو حنیفہ غیر مقلدین کی نظر میں
ناشر: مکتبہ قادریہ فیصل آباد